

شعر کا مطلب یہ ہے کہ زندگی میں کوئی دل لگن کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لگن ہی زندگی کا جوہر اور اس کی خوبی ہے۔ کوئی چاہے بھی تو اس سے محفوظ رہنا ممکن نہیں، البتہ موت آجائے تو لگن کا سوال ہی باقی نہیں رہے گا۔

۸۔ شرح : اے استاد! تو نے کیوں محبوب کو وفادار سمجھ کر دل دے دیا یہ تو ایسی غلطی تھی، جیسے کسی کا فرزند کو مسلمان سمجھ لیا جائے، یعنی محبوب سے وفا کی امید کبھی نہ رکھنی چاہیے، جس طرح کا فرزند سے اسلام و ایمان کی امید نہیں رکھتی جاسکتی۔ لطف یہ کہ جب تک محبوب بے وفا ہے، عشق کی گرمجوشی اور ہنگامہ خیزی قائم ہے۔ محبوب وفا پر آمادہ ہو جائے تو عشق کی آگ خود بخود خاموش ہو کر رہ جائے گی۔



پھر مجھے دیدہ تر یاد آیا	دل جگر تشنہ فریاد آیا
دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز	پھر تر اوقتِ سفر یاد آیا
سادگی ہائے تمتا یعنی	پھر وہ نیرنگِ نظر یاد آیا
عذروا ماندگی اے حسرتِ دل	نالہ کرتا تھا جگر یاد آیا
زندگی یوں بھی گزر رہی جاتی	کیوں تر راہ گزر یاد آیا
کیا ہی رضواں سے لڑائی ہوگی	گھر تر اخلاک میں گر یاد آیا
آہ وہ جراتِ فریاد کہاں	دل سے تنگ آ کے جگر یاد آیا
پھر ترے کوچے کو جانا ہے خیال	دل گم گشتہ مگر یاد آیا
کٹ پٹ پٹ پٹ پٹ پٹ پٹ پٹ	کٹ پٹ پٹ پٹ پٹ پٹ پٹ پٹ